سوال

(188) بے نمازی کے یہاں کا کھانا پانی اوراس کے ساتھ کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عمرو کہتا ہے کہ بے نمازی کے یہاں کا کھانا پانی اوراس کے ساتھ کھانا اور مصاحبت جائز و درست نہیں ،تاوقتیکہ کہ نمازی نہ ہوجاوے ، خالداوراس کے تابعین کہتے ہیں کہ بے نمازی بھی مخلوق خدا سے ہے، سب کے یہاں کا کھانا پانی اور سب کے ساتھ کھانا پینا درست وجائز ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ عمرو اور خالد کی باتوں میں سے کس کی بات صحیح اور کس کی غلط؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے نمازی کے یہاں کا کھانا اورپانی حرام نہیں ہے۔ مگرچونکہ بے نمازی اسلام کے ایک رکن اعظم یعنی نماز کاتارک ہے جوکفر اورایمان کے درمیان میں ما بہ الفرق ہے۔ اوراسی ترک نمازکی وجہ سے بے نمازی بہت سے علماء کے نزدیک کافر ہیں۔ اور بعض احادیث سے بھی اس کا کافر ہوناثابت ہوتا ہے۔ اوراس کے نہایت درجہ کے فاسق ہونے میں توکوئی شبہ ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی دعوت قبول کرنا اوراس کے یہاں کھانا نہیں چاہیے مشکوۃ شریف میں عمران بن حصین سے روایت ہے۔ نھی رسول اللہ ﷺ عن اجابة طعام الفاسقین۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فاسقین کی دعوت قبول کرنے اوران کے یہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے اور بے نمازی سے ملنے جلنے اوراس کے ساتھ مصاحبت رکھنے کی بات یوں ہے کہ اس کے سمجھانے اور نصیحت کرنے کی غرض سے اس مصاحبت و مخالطت جائز ہے، پس اگروہ سمجھ گیا اوراللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی اور نماز پڑھنے لگا فبھا اوراگر باوجود سمجھانے اور نصیحت کرنے کے بھی نماز نہیں پڑھتا، تواب اس کی مصاحبت و مخالطت سے احتراز چاہیے۔ مشکوۃ شریف میں ہے:

عن عبداللہ بن مسعود قال رسول اللہ ﷺ لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض فلعنھم علی لسان داؤد عیسیٰ بن مریم ذلک بما عصواوکانوا یعتدون الحدیث رواہ الترمذی وابوداؤد۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں پڑے توان کے علماء نے ان کو منع کیا، سووہ بازنہ آئے پھر ان کے علماء نے ان کے ساتھ مجالست و مصاحبت کی اوران کے ساتھ کھانے پینے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کے قلوب کو بعض کے ساتھ مارا اور داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کو لعنت کی، اوریہ اس سب سے کہ وہ نافرمانی کرتے اورحد سے بڑھتے تھے۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم

حررہ سید محمد نذیر حسین

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل ص ۵۷۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 271

محدث فتویٰ